حضرت مولانا محمد اسحاق صدیقی سندیلوی مدظلہ کراچی
سرپرست کل پاکستان سنی کونسل

نظام اسلامی کی پہلی منزل

اس وقت قوم کے سامنے یہ اہم مسئلہ ہے کہ اسلامی نظام قائم کرنے کی ابتدا کس طرح کی جائے۔ اور ہمارا معاشرہ جس دلدل میں پھنسا ہوا ہے، اس سے نکل کر امن و راحت کی سرزمین تک پہنچنے کی کیا صورت اختیار کی جائے۔ ملک کی سیاسی جماعتیں اس سوال کا صحیح جواب دینے سے قاصر ہیں کیونکہ ان کا نعرہ تو اسلامی ہوتا ہے مگر سیاسی مسائل پر غور کرنے کا طریقہ غیر اسلامی ہے۔

”کل پاکستان سنی کونسل“ اگرچہ کوئی سیاسی جماعت نہیں مگر اسلامی نظام قائم کرنا اور اسلامی احکام کا نفاذ ہر مسلمان کا مقصدِ عظیم ہے۔ سنی کونسل بھی اس مقصدِ عظیم کے لئے غیر سیاسی انداز میں اب تک تبلیغ کرتی رہی اور کرتی رہے گی۔ اس لئے اس اہم موقعہ پر اس اہم مسئلے کے بارے میں قوم کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کونسل کے دائرہ موضوع میں داخل اور اس کے مقاصد کا حصہ ہے۔

تمہید | یہ بات واضح ہے کہ ہمارا معاشرہ اسلامی تعلیمات سے اس قدر دور ہو چکا ہے کہ کسی مکمل انقلاب کے ذریعے اس میں مکمل اسلامی نظام نہیں نافذ کیا جا سکتا۔ بلاشبہ ہونا یہی چاہئے، مگر حالات کے پہاڑ سدِ راہ ہیں اور انہیں یکایک تبدیل کرنے کی کوشش سے نقصان اور ناکامی کا اندیشہ ہے، اس لئے مناسب یہ ہے کہ اس عظیم مقصد تک تدریج کے ساتھ پہنچنے کی کوشش کی جائے۔ اس منزلِ مقصود کا پہلا حصہ اور اس جنتِ ارضی کا دروازہ کیا ہے۔؟ اور اس سلسلہ میں پہلا قدم کیا ہونا چاہئے۔ اس سوال کا جواب کل پاکستان سنی کونسل مندرجہ ذیل تجاویز کی صورت میں دیتی ہے۔

ان تجاویز کو پیش کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ یہ مکمل اسلامی نظام کا خاکہ ہے، یا صرف ان تجاویز کو عملی شکل دینا ہی منزلِ مقصود ہے، بلکہ یہ اسلامی نظام کی صرف پہلی منزل کا خاکہ ہے۔ جو خود مقصود ہونے کے علاوہ دوسرے منازل تک رسائی کا ذریعہ اور زینہ ہے۔

——تجاویز——

ملحوظ رہے کہ اسلامی نظام قائم کرنے کے سلسلے میں دو قسم کے اقدامات کی ضرورت ہے:

اوّل:— احکام شرعیہ اور ہدایات اسلامیہ کو عملاً نافذ کرنا۔

دوم:— اس تنفیذ میں جو موانع اور رکاوٹیں ہیں انہیں دور کرنا۔

دونوں قسموں کی تجویزیں سطور ذیل میں ملاحظہ ہوں:-

قرآنی لائحہ عمل | حکومت کے فرائض کے بارے میں مندرجہ ذیل آیت بہت جامع ومانع اور مختصر لائحہ عمل ہے۔

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ ۔ وَ لِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ ؕ (سورۃ حج)

یہ لوگ (یعنی صحابۂ کرامؓ اور ان کے نمونے پر چلنے والے مسلمان) ایسے ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین پر اقتدار عطا فرمائیں تو یہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ نکالیں گے، اچھی باتوں کا حکم دیں گے اور برے کاموں سے روکیں گے اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔

یہ آیت آیت تمکین کے لقب سے مشہور ہے۔ اس میں نہایت ایجاز و بلاغت کے ساتھ حکومت اسلامیہ کے پورے لائحہ عمل اور فرائض منصبی کو بیان فرمایا گیا ہے۔ گویا دریا کو کوزے میں رکھ کر اہل ایمان کو عطا فرما دیا گیا۔ اس وقت جبکہ ہمیں اس آیت پر پورے عملدرآمد کی منزل کیطرف تدریجاً چلنا ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم فرائض حکومت کے سلسلہ میں اسی ترتیب کی پیروی کریں جو آیت میں قائم کی گئی ہے۔ آیت میں اقامت صلوٰۃ کا تذکرہ سب سے پہلے ہے۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ حکومت پاکستان سب سے پہلے اقامت صلوٰۃ کی کوشش کرے، اور چونکہ خود اسکی ترویج میں بھی تدریج کی ضرورت ہے۔ اس لئے پہلا قدم اس طرح اٹھائیے :-

صلوٰۃ | ۱- جملہ سرکاری محکموں میں ملازمین حکومت کو پابندی نماز کا حکم دیا جائے اور اسکی خلاف ورزی پر محکمہ کی سزائیں دی جائیں اور اس کے لئے قواعد وضوابط بنائے جائیں۔ سول سروس کوڈ میں بھی نماز کی پابندی لازم قرار دینے کے ساتھ ترک صلوٰۃ کو نااہلی کے مترادف قرار دیا جائے۔

۲- تعلیمی اداروں میں خواہ وہ سرکاری ہوں یا غیر سرکاری، اساتذہ کے لئے نماز کی پابندی لازم اور شرط اہلیت ہو، اسکے ساتھ ادارہ، طلبہ وطالبات کو نماز کا پابند بنانے کے لئے کوشش کا ذمہ دار قرار دیا جائے۔

۳۔ کارخانوں کے منتظمین پر یہ ذمہ داری عائد کی جائے کہ وہ اپنے کارخانوں اور دفاتر میں نماز کے لئے مناسب انتظامات کریں۔

۴۔ اہلیت امیدواری، رکنیت مجلس قانون ساز (مرکزی وصوبائی) نیز اہلیت امیدواری، رکنیت بلدیات (میونسپلٹی کارپوریشن اور ڈسٹرکٹ بورڈ) کے لئے نماز کی پابندی شرط قرار دی جائے۔ بے نمازی کو ان کی رکنیت کی اہلیت سے محروم سمجھا جائے اور امیدواری کی اجازت نہ دی جائے۔

۵۔ سرکاری ملازمت کے ہر امیدوار کے لئے لازم قرار دیا جائے کہ وہ اپنی درخواست کے ساتھ ایک حلف نامہ اس مضمون کا داخل کرے کہ میں کم از کم ایک سال سے نماز پابندی کے ساتھ پڑھتا ہوں۔ اگر کسی طرح کوئی واضح ثبوت اس امر کا مل جائے کہ امیدوار نے حلف نامہ میں غلط بیانی سے کام لیا ہے تو محکمہ اس کے خلاف اپنے ضابطہ کے مطابق کارروائی کرے۔ کارروائی محکمہ کی ہے نہ کہ عدالتی، اور تجسس نہ کیا جائے۔

زکوٰۃ ۱۔ بحالات موجودہ حکومت کا زکوٰۃ وصول کرنا مناسب نہیں، جبتک تنفیذ قوانین کے ذرائع کی اصلاح نہ ہو جائے اسوقت تک حکومت اس ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو سکتی بلکہ ظلم تک نوبت پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

۲۔ تاہم ابلاغ عامہ کے ذرائع سے ادائیگی زکوٰۃ کی ترغیب اور ترہیب کا سلسلہ جاری رکھنا حکومت اپنی ذمہ داری سمجھے۔

اسلامی نظام کیلئے ذہن کی تیاری ۱۔ پولیس، فوج، سول سروس وغیرہ سرکاری محکموں میں ضروری اپنی تعلیم لازم قرار دی جائے۔ یہ تعلیم اوپر سے لے کر نیچے تک ہر سرکاری ملازم کے لئے لازم ہو، اس کے لئے مناسب ضوابط مقرر کئے جائیں۔

۲۔ ابلاغ عامہ کے ذرائع سے صحابہ کرام خصوصاً حضرات خلفائے اربعہؓ وحضرت حسنؓ وحضرۃ معاویہؓ اور ازواج مطہراتؓ کے فضائل اور دینی خدمات کی نشر واشاعت کی جائے تاکہ قوم کا ذہن مکمل اسلامی نظام قبول کرنے کے لئے تیار ہو۔

۳۔ گندے اور جرائم آموز لٹریچر اور فلموں کو ممنوع قرار دیا جائے اور سختی کے ساتھ اسے روکنے کی کوشش کی جائے۔ لٹریچر کے بارے میں پبلشر اور پریس کی گرفت کی جائے تو انسداد کی زیادہ توقع ہے۔ نیز سینما اور ٹی وی کے اوقات کی تحدید کی جائے۔

۴۔ سرکاری اور غیر سرکاری مکاتب بکثرت قائم کئے جائیں، اسطرح ابتدائی اور بنیادی دینی تعلیم کو پھیلایا جائے۔

۵۔ دینی تعلیم خواہ وہ مکاتب میں دی جائے یا ملازمین حکومت کیلئے لازم قرار دی جائے اس کا مندرجہ ذیل مضامین پر مشتمل ہونا لازم ہے۔
(الف) عقیدۂ توحید۔ (ب) عقیدۂ رسالت۔ (ج) عقیدۂ آخرت۔ (د) صحابۂ کرامؓ کے فضائل اور دینی خدمات۔ (ہ) نماز وغیرہ اسلام کے ارکانِ اربعہ۔

سیاسی و انتظامی اصلاحات ۱۔ سرکاری ملازمتوں خصوصاً سول سروس فوج، پولیس اور قانون ساز اداروں میں اہلِ سنت کا پورا پورا حق انہیں ملنا چاہئے۔ یعنی ۹۵ فیصد حصہ اہلِ سنت کیلئے ہو اور پانچ فیصد اقلیتوں کو دیا جائے جن میں شیعہ اور مرزائی بھی داخل ہیں شیعوں کی آبادی پاکستان میں دو فیصد سے زائد نہیں اور مرزائی بمشکل ایک فیصد ہیں، اسی تناسب سے ان دونوں کو ملازمتوں اور مجالسِ مقننہ کی نشستوں میں حصہ ملنا چاہئے۔

۲۔ کلیدی عہدوں سے شیعوں اور مرزائیوں کو ہٹانا چاہئے۔ سیاست اور انتظامِ مملکت میں جو اثر و نفوذ اس وقت شیعوں اور مرزائیوں کو حاصل ہے، اسکی موجودگی میں اسلامی نظام قیامت تک نہیں قائم ہو سکتا۔ جو لوگ خلفائے راشدینؓ، اکثر صحابۂ کرامؓ کو (یعنی باستثنائے نو حضرات) ظالم سمجھتے ہوں، یا جنکی نگاہیں کتاب و سنت کی بجائے ایک دوسرے مدعی نبوت کیطرف لگی رہتی ہوں۔ ان سے خلافتِ راشدہؓ کے نمونہ کی پیروی اور اسلامی نظام قائم کرنے کی توقع مہلک سادہ لوحی یا تباہ کن خود فریبی کے سوا کچھ نہیں۔

۳۔ نظامِ زمینداری (وڈیرہ سسٹم) پاکستان میں دینی نقطۂ نظر سے بہت مضرت رساں ثابت ہو رہا ہے۔ اور اسلامی نظام کی راہ میں رکاوٹ بنا ہوا ہے، بہت سی گمراہیوں اور فاسقانہ و مجرمانہ سرگرمیوں کا انسداد اس نظام کو ختم کئے بغیر ممکن نہیں، تفصیل کا یہ موقعہ نہیں، منصفانہ مشاہدہ تفصیل پیش کر سکتا ہے۔ اسلامی نظام کی پہلی ہی منزل پر نظامِ زمینداری کو ختم کر دینا چاہئے۔
اس کے لئے صحیح طریقۂ کار یہ ہے کہ مناسب معاوضہ مقرر کرکے بالاقساط زمینداروں کو دیدیا جائے، اور اسے کاشتکاروں سے بطرز مناسب وصول کرکے زمین کاشتکاروں کی ملکیت میں دیدی جائے۔

۴۔ بلا استثناء ہر صحابیؓ کی شان میں گستاخی و بے ادبی کو قابلِ تعزیر جرم قرار دیا جائے اور اس کے لئے عبرتناک سزا مقرر کی جائے۔

۵۔ سول سروس کیطرح ایک جوڈیشنل سروس بھی مقرر کی جائے اور اس میں داخل ہونے والوں کے لئے ایک تربیتی کورس ہو جس میں علماء دین کو انگریزی اور قضاء کے طور طریقوں کی تعلیم دی جائے اور انگریزی دان افراد کو عربی اور فقہ اسلامی کی تعلیم دی جائے۔ رفتہ رفتہ انہیں قضاۃ کو نظامِ عدالت میں موجودہ ججوں کی جگہ دی جائے۔

۶۔ اسلامی قوانینِ معاشرت یعنی نکاح و طلاق اور وراثت وغیرہ کے متعلق احکامِ شرعیہ کو فوراً نافذ کر دیا جائے۔

۷۔ سود کے خاتمہ کے لئے پہلا قدم یہ اٹھایا جائے کہ کم از کم نجی سود کا کوئی معاملہ عدالت میں آئے تو صرف اصل کی ڈگری دی جائے، سود کی کوئی ڈگری نہ دی جائے۔

۸۔ نشہ والی تمام چیزیں سختی کے ساتھ ممنوع قرار دی جائیں۔

۹۔ گھر سے باہر آنے جانے کے موقع پر خواتین کے لئے (خصوصاً سرکاری ملازم خواتین اور تعلیمی اداروں کی دس سال سے زائد عمر کی لڑکیوں اور استانیوں کیلئے) اسلامی لباس لازمی قرار دیا جائے۔

۱۰۔ اگر بحالات موجودہ شرعی حد زنا نہیں نافذ کی جا سکتی تو کم از کم ایسے علی الاطلاق ممنوع کر کے اس کے لئے تعزیر مقرر کی جائے اور فحبہ خانے بند کئے جائیں۔

کُل پاکستان سنی کونسل کی جانب سے یہ چند تجاویز پیش کی جا رہی ہیں، اگر ان پر عمل کیا جائے تو انشاء اللہ مکمل اسلامی نظام کیلئے زمین ہموار ہو جائے گی، اور ہم تین چار سال کے اندر منزلِ مقصود تک پہنچ جائیں گے۔

وللہ الحمدُ اوّلاً و آخراً۔

بقیہ: ذکری مذہب

اُمید ہے کہ کیچ کا حکمران کا علاقہ عبداللہ خاں کی اولاد کے ذریعہ سے فتح ہوگا۔ اور وہاں کے لوگ اسلام سے مشرف ہوں گے"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ،

(مکتوبات شاہ فقیر اللہ مکتوب ۲۶ صہ ۱۰۸ مطبوعہ لاہور)

میر محبت خاں، میر عبداللہ خاں کے بڑے بیٹے اور میر نصیر خاں کے سوتیلے بھائی تھے۔ اُن کے دَور میں ذکری نہایت عروج پر تھے۔ ذکریوں کا حکمران ملک دینار تھا۔ مُلک گیری کی ہوس میں ملک دینار کے بیٹے میر شہ عمر گچکی نے پنجگور پر حملہ کر کے اقتدار کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ چونکہ پنجگور کے سرداروں سے خوانین قلات کی رشتہ داریاں تھیں لہٰذا میر محبت خاں نے پنجگور کے علاقہ پر حملہ کر کے میر شہ عمر گچکی کو وہاں سے نکال دیا اور شہ عمر کو سزا واقعی دینے کی غرض سے قلعہ میں محصور کیا۔ لیکن میر شہ عمر کی والدہ نے قرآن شریف سر پر اُٹھا کے لے آئی اور اپنے بیٹے شہ عمر کے لیے جان بخشی چاہی۔ لہٰذا میر محبت خاں نے اُسے معاف کر دیا۔

چونکہ مندرجہ بالا بشارت میر نصیر خاں کے حق میں پُوری ہوئی تھی لہٰذا میر محبت خاں کے ہاتھ سے ذکریوں کے سلسلہ میں کوئی مزید کارنامہ موجود نہیں۔

صنعتی اور زرعی ترقی کے ذریعے پیداوار میں اضافہ

بی آئی ایم کی ایک جھلک

بی۔آئی۔ایم کو اعتماد ہے کہ زراعت کا جدید طرز اپنانے اور صنعت کو فروغ دینے کے ضمن میں اسکی مسلسل کوششیں مستقبل قریب میں بار آور ہوں گی

پیداواری گنجائش کا زیادہ سے زیادہ استعمال اور سائنٹفک اصولوں کے تحت ہنرمند افرادی قوت سے پورا پورا فائدہ اُٹھانا بی۔آئی۔ایم کے مقاصد کا لازمی حصہ ہے۔ اسی طرح توسیعی منصوبے بنانا اور انہیں مکمل کرنا بھی بی۔آئی۔ایم کی کارکردگی کا ایک اہم جزو ہے۔

۱۹۷۷ء کے دوران بی۔آئی۔ایم کے جو نئے منصوبے پایۂ تکمیل کو پہنچے ان میں ہیوی فاؤنڈری اینڈ فورج۔ سوات سرامکس اور جنرل ریفریجریٹرز خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

۱۹۷۸ء کے شروع میں خام تیل صاف کرنے کی گنجائش میں ۱۵ لاکھ ٹن سالانہ کا اضافہ کیا جا چکا ہے۔ اور سالِ رواں کے اختتام تک کیمیاوی کھاد کا ایک بڑا کارخانہ، ایک بی۔ٹی۔ایکس یونٹ، کاربن بلیک کا کارخانہ، پیکو میں نئی آرک بھٹیاں خمیر تیار کرنے کا ایک کارخانہ، ایک جدید توسیع شدہ اونی پارچہ جات کا کارخانہ، اور سوتی کپڑے کے تین جدید کارخانے پایۂ تکمیل کو پہنچ جائیں گے۔ پیداوار میں اضافہ قومی دولت میں اضافے کا باعث ہوگا۔

قومی دولت میں اضافے کے لئے بی۔آئی۔ایم مسلسل کوشاں ہے۔

STATE ENTERPRISE

بورڈ آف انڈسٹریل منیجمنٹ

● فیڈرل کیمیکل اینڈ سرامکس کارپوریشن ● فیڈرل لائٹ انجینئرنگ کارپوریشن ● نیشنل ڈیزائن اینڈ انڈسٹریل سروسز کارپوریشن ● نیشنل فرٹیلائزر کارپوریشن آف پاکستان ● پاکستان آٹوموبائل کارپوریشن ● پاکستان انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن ● پاکستان ٹریکٹرز کارپوریشن ● پاکستان اسٹیل ملز کارپوریشن ● اسٹیٹ سیمنٹ کارپوریشن آف پاکستان ● اسٹیٹ ہیوی انجینئرنگ اینڈ مشین ٹول کارپوریشن ● اسٹیٹ پٹرولیم ریفائننگ اینڈ پیٹرو کیمیکلز کارپوریشن۔

ADGR